# مکاتیب

(۱)

مکرمی جناب مولانا زاہد الراشدی صاحب

سلام ورحمت، مزاج شریف؟

جون کے شمارے میں میثاق جمہوریت کے حوالے سے آپ کا کلمہ حق نظر نواز ہوا۔ کلمہ حق واقعی کلمہ حق ہے۔ آپ نے جس حسن توازن سے اظہار فرمایا، وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ پڑھنے کے لائق ہر تحریر کو پورے غور سے پڑھتا ہوں اور ہمیشہ کوشش کرتا ہوں کہ اس میں سے کوئی بات لائق توجہ ہو تو قلم اٹھایا جائے۔ مدت سے حسرت تھی کہ آپ کی تحریر میں سے کوئی ایسی بات پکڑ لوں، ہمیشہ ہی ناکام رہا۔ آپ کی ہر تحریر نے پہلے سے زیادہ خراج لیا اور آپ کے لیے نیازمندی کے احساسات میں اضافے کا باعث ہوئی۔ زیر بحث تحریر سے بھی میرے احساسات تو وہی رہے مگر لکھنے کے لیے کچھ نہ کچھ راہ نکل آئی ہے۔

آپ نے جو کچھ بھی لکھا، درست اور سچ لکھا۔ مگر ایک بات کو پس منظر میں رہنے دیا گیا جو میرے نقطہ نظر میں کھل کر سامنے آنا چاہیے تھی۔ شاید آپ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ بات جمہوری اقدار ہی کی کافی ہے۔ دیانت داری کی بات کرنے کا زمانہ ہی نہیں رہا۔ مگر جمہوری اقدار پر ہمارے قائدین جتنا ایمان اور عمل کر سکتے ہیں، اس پر تاریخ کی شہادت موجود ہے۔ ان سے آئندہ بھی کسی خیر کی توقع، پرلے درجے کی حماقت ہے۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے، اس کا منشا بھی یہی ہے مگر مذکورہ جمہوری اقدار سے بھی زیادہ ضروری دیانت داری ہے۔ میثاق پر دستخط کرنے والے ''بہن'' اور ''بھائی'' نے ملک کو اپنی لوٹ کھسوٹ سے دیوالیہ پن سے دوچار کرنے میں کون سی کسر اٹھا رکھی تھی؟ ایک صاحب وزیر اعظم بنے اور ان کے والد محترم حقیقی حکمران اور چھوٹے بھائی، سب سے بڑے صوبے کے وزیر اعلیٰ۔ محترمہ وزیر اعظم بنیں تو ان کے شوہر، والدہ، سسر اور کئی رشتہ دار مرکزی کابینہ میں وزیر بنے۔ دنیا کے کسی جمہوری ملک میں اس طرح کا مظاہرہ دیکھنے میں نہیں آتا۔ بات دیانت داری کی تھی۔ یہ اولین قدر ہے۔ کسی مذہب، دین، جماعت اور نظریے سے پہلے دیکھا یہ جانا چاہیے کہ دیانتداری کا کوئی معیاری کردار موجود ہے۔ مسلمان تو دور کی بات ہے، جو دیانت دار کے کم سے کم معیار سے نیچے ہے، اس کا دین، مذہب، عقیدہ اور نظریہ محض منافقت اور دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ اقبال نے اسی لیے تو کہا تھا: 'چو می گویم مسلمانم بلرزم'۔

لیکن دیانت داری کا نام تک لینے کو بھی کوئی تیار نہیں۔ آپ نے بھی اس کا ذکر گول کر دیا ہے۔ سب کو یاد ہوگا کہ ''باجی'' اور ''باجے'' کے اس جوڑے سے تھوڑا عرصہ قبل، کم از کم ہماری صف اول کی (قومی) قیادت اس صفت سے مالا مال تھی۔ ۵۸ء سے پہلے کے کسی قائد، فیلڈ مارشل ایوب خان، آغا یحییٰ خان، خود ذوالفقار علی بھٹو اور ضیاء الحق پر مالی بددیانتی کا